دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاون: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

دار اہل السنۃ لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافِعِ یومِ نُشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اَزواجِ مطہّرات

برادرانِ اسلام! جس طرح اللہ جَلَّ جَلَالُہ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے تعلق رکھنے والی ہر شَے عظمت والی ہے، اسی طرح وہ پاک باز بیبیاں جو مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ رشتہ زَوجیت میں منسلک ہوئیں، سارے جہاں کی خواتین سے افضل واعلی اور اہلِ ایمان کی مائیں ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾[1] "یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے، اور اِس کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں"۔ "یعنی تعظیم وحرمت میں، اور ہمیشہ کے لیے ان سے نکاح حرام ہونے میں۔ اس کے علاوہ دیگر اَحکام میں، مثل وراثت اور پردہ وغیرہ میں ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا ہے[2]"۔

(۱) پ ۲۱، الأحزاب: ٦.
(۲) "مدارك التنزيل" پ۲۱، سورة الأحزاب، تحت الآية: ٦، ۲/ ۳۳۵.

ایک اَور مقام پر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴾[1] "اے نبی کی بیبیو تم دیگر عورتوں کی طرح نہیں ہو! اگر تم اللہ تعالی سے ڈرتی ہو تو گفتگو میں ایسی نرمی نہ لاؤ، کہ کوئی دل کا روگی کچھ لالچ کر بیٹھے، ہاں اچھی بات کہو اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو، اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی! اور نماز قائم رکھو اور زکاۃ دو، اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو! اللہ تعالی تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے، اور تمہیں پاک کر کے خُوب ستھرا کردے!"۔

صدر الاَفاضل سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان آیاتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے، اور تمہارا اجر و ثواب بھی سب سے بڑھ کر ہے، جہان بھر کی عورتوں میں کوئی تمہارے برابر نہیں!۔ اس میں تعلیمِ آداب ہے کہ اگر بضرورت غیر مرد سے پسِ پردہ گفتگو کرنی پڑ جائے، تو قصد کرو کہ لہجہ میں نزاکت نہ آنے پائے، اور بات میں لوچ نہ ہو، بات نہایت سادگی سے کی جائے، عِفّت مآب خواتین کے لیے یہی شایاں ہے۔ **اگلی جاہلیت** سے مراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے، اس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و مَحاسن کا اظہار کرتی تھیں؛ کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اَعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں، اور پچھلی جاہلیت

---

(۱) پ۲۲، الأحزاب: ۳۲، ۳۳.

سے اخیر زمانہ مراد ہے، جس میں لوگوں کے افعال پہلے والوں کی مثل ہو جائیں گے، یعنی گناہوں کی نَجاست سے تم آلودہ مت ہونا!۔ اس آیت سے اہلِ بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور اہلِ بیت میں اُمّہات المؤمنین، حضرت خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ زَہراء، علی مرتضٰی اور حسنَینِ کریمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سب داخل ہیں"[۱]۔

ایمان والوں سے اُمہات المؤمنین کی عظمت وشان کے بارے میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًاؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ﴾[۲] "(اے ایمان والو!) جب تم اُن سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو، اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور اُن کے دلوں کی، اور تمہارے لیے جائز نہیں کہ رسول اللہ کو اِیذاء دو! اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو! یقیناً یہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑی سخت بات ہے"۔

پاکدامنی کا اعلان

عزیزانِ محترم! حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تمام اَزواج پاک باز، پاکدامن اور انتہائی معتبر ومعتمَد ہیں۔ ایک بار منافقین نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر بہتان لگایا، تو خود قرآنِ مجید نے ان کی پاکدامنی کا اعلان فرمایا، اِلزام تراشنے والوں کو اسّی اسّی کوڑوں کی سزا ملی۔ تمام اَزواج مطہَّرات عمل وفضل، زُہد ووَرع، حِلم وبُردباری، حیاء وعِفّت، جُود وسخاوت اور بلند ہمّتی میں یگانۂ روزگار ہیں۔

---

(۱) "خزائن العرفان" پ۲۲، الاحزاب، زیرِ آیات: ۳۲، ۳۳، ص۷۶۱۔
(۲) پ۲۲، الأحزاب: ۵۳.

خواتین سے متعلق ایسے بہت سے مسائلِ شرعیہ ہیں، جنہیں انہی اَزواجِ مطہَّرات نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پُوچھ پُوچھ کر حل فرمایا ہے[۱]۔

واقعۂ اِفک

رفیقانِ گرامی قدر! اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زوجہ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی، اور مسلمانوں کی ماں، نہایت متّقی و پرہیزگار، اور انتہائی پاکدامَن ہیں۔ "۵ سنِ ہجری میں غزوہ بنی مُصطلق واقع ہوا، جس میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ تھیں، واپسی پر غازیوں کا قافلہ ایک منزل پر ٹھہرا، صبحِ صادق سے پہلے اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رفعِ حاجت کے لیے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں، وہاں آپ کا ہار ٹُوٹ گیا جس کی تلاش میں آپ کو دیر لگی، اِدھر قافلے نے کوچ کردیا، اور قافلے والوں کو پتا نہ چلا کہ امّ المؤمنین مَوجود نہیں ہیں، آپ قافلہ کی جگہ واپس آکر بیٹھ گئیں، حضرت سیّدنا صفوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قافلہ سے کچھ پیچھے ٹھہرائے گئے تھے؛ تاکہ وہ قافلے کا گرا پڑا سامان اُٹھالائیں، جیسا کہ اُس زمانے میں مسافروں کا طریقہ تھا، جب حضرت سیّدنا صفوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہاں پہنچے اور آپ کو دیکھا، تو بلند آواز سے إِنَّا لله پڑھا اور اپنا اونٹ بٹھادیا، آپ اس پر سوار ہوگئیں، اور حضرت سیّدنا صفوان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَونٹ کی مُہار پکڑے ہوئے آگے آگے چلنے لگے، یہاں تک کہ لشکر تک پہنچادیا، سیاہ دل، بدباطن منافقوں اور ان کے سردار عبداللہ بن اُبَی بن سَلول نے تہمت لگادی، اور بعض سادہ دل مسلمان بھی اُس کے اس فریب میں آگئے،

---

(۱) "اَزواجِ مطہَّرات" ص۱۴۔

اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اس تہمت کا بالکل پتا نہ چلا، آپ بیمار ہوگئیں، ایک ماہ تک بیمار رہیں، اس دَوران اُمِّ مسطح کے ذریعے آپ کو پتا چلا تو آپ کا مرض مزید بڑھ گیا، آپ اپنے میکے تشریف لے گئیں، اور اس غم میں اتنا روئیں کہ کئی راتوں تک نیند بالکل نہیں آئی، اس موقع پر اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ کریم کی یہ آیاتِ مبارکہ اُتار کر اُمّ المؤمنین کی طہارت، عِفّت وعصمت کی خود گواہی دی"[۱]۔

ربّ ذو الجلال کا ارشاد ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ٭ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ﴾[۲] "یقیناً وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں، تمہیں میں سے ایک جماعت ہے، اسے اپنے لیے بُرا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے، ان میں ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اُس نے کمایا، اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لیے بڑا حصہ لیا، اس کے لیے بڑا عذاب ہے"۔

جانِ برادر! ابنِ کثیر لکھتے ہیں: "یہ آیات اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں نازل ہوئیں، جس وقت منافقین نے آپ پر بہتان باندھا تھا، اس پر اللہ تعالی نے مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی قَرابتداری کے سبب اِنعام فرما کر یہ آیاتِ مبارکہ نازل فرمائیں؛ تاکہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی آبرُو پر حرف نہ آئے۔ ان بہتان بازوں کی ایک جماعت تھی، اس بُرے کام میں سب سے پیش پیش منافقین کا سردار عبد اللہ بن اُبَی بن سَلول تھا، جس نے اپنی طرف سے باتیں گھڑ گھڑ کر

(۱) "تفسیر نور العرفان" پ۱۸، النور، زیرِ آیت:۱۱، ۵۵۹، ۵۶۰، ملخصًا۔
(۲) پ۱۸، النور: ۱۱، ۱۲.

لوگوں کے کان بھرے تھے، اور یہ چہ میگوئیاں قریب ایک مہینے تک چلتی رہیں، یہاں تک کہ قرآنِ مجید کی یہ آیات نازل ہوئیں "[1]۔

رحمتِ کونَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاکیزگی کا یُوں اِعلان فرمایا: «فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْراً»[2] "اللہ کی قسم میں اپنی بیوی کو نیک اور پاکدامَن ہی جانتا ہوں!"۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ایسی پاکدامَن متّقی و پرہیزگار ہیں، جن کی گواہی خود اللہ عَزَّوَجَلَّ ورسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دی!۔

حضرت جبریل کا سلام

حضراتِ ذی وقار! حضرت سیّدنا ابو سلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا کہ ایک روز مصطفی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يَا عَائِشَ! هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ!» "اے عائشہ! یہ جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں!" میں نے جواب دیا کہ ان پر بھی اللہ تعالی کا سلام، اس کی رحمت اور اس کی برکت ہو، لیکن حضور آپ جو کچھ دیکھتے ہیں وہ میں تو نہیں دیکھتی!"[3]۔

آیتِ تیمم کا نُزول

حضرت سیّدنا عُروہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی ہمشیرہ حضرت سیّدہ اَسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عارِضی طور پر ہار لے رکھا تھا جو گم ہوگیا، لہذا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے اصحاب میں سے کئی حضرات

(١) "تفسير ابن كثير" سورة النور، تحت الآية: ١١، ٣/ ٢٧٢، ٢٧٣، ملتقطاً.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب تفسير القرآن، ر: ٤٧٥٠، صـ٨٣٠.

(٣) المرجع نفسه، باب فضل عائشة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا، ر: ٣٧٦٨، صـ٦٣٣.

کو اس کی تلاش میں روانہ کیا، یہاں تک کہ نماز کا وقت آگیا اور بعض حضرات نے بِنا وضو کے نماز پڑھ لی، پھر مصطفی جانِ رحمت ﷺ سے پانی نہ ملنے کی شکایت کی، اس پر تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ حضرت سیّدنا اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے عرض کرتے ہیں: «جَزَاكِ اللهُ خَيْراً، فَوَالله! مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ، إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجاً، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً»[1] "اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے! کہ جب بھی آپ پر کوئی آزمائش آئی، اللہ تعالی نے بہت خوبصورتی کے ساتھ آپ کو اس سے پار نکال دیا، اور اس حکمِ شریعت سے عامّۃ المسلمین کو بھی برکت عطا فرما دی"۔ یعنی آپ کی برکت سے ہمیں تیمم وغیرہ کی رخصت اور اَحکام نصیب ہو گئے۔

رسول اللہ ﷺ کی زَوجیت

حضرت سیّدنا عُروہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کہتی ہیں کہ سرکارِ دو عالَم ﷺ نے ان سے فرمایا: «أُرِيتُكِ فِي المَنامِ مَرَّتَيْنِ، أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، وَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَاكْشِفْ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ الله يُمْضِهِ»[2] "میں نے خواب میں دو بار تمہیں دیکھا، میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو، مجھ سے کہا گیا کہ یہ آپ کی زَوجہ ہیں، ان سے پردہ ہٹائیے! جب پردہ ہٹا کر دیکھا تو سامنے تم تھیں، لہذا میں نے اپنے آپ سے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا!"۔

---

(۱) المرجع السابق، ر: ۳۷۷۳، صـ۶۳۳، ۶۳٤.

(۲) المرجع السابق، کتاب مَناقب الأنصار، ر: ۳۸۹۵، صـ۶۵۵.

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «أَنْتِ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ!»[1] "تم دنیاوآخرت میں میری بیوی ہو!"۔

حضرت سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: "میں نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ کی اَزواج میں سے آپ کے ساتھ جنّت میں کون ہوگی؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَمَا إِنَّكِ مِنْهُنَّ»"[2]"تم بھی انہی میں سے ہو!"۔

حضرت سیّدنا عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے آخری مرض میں اَزواجِ مطہَّرات میں سے جس کے ہاں باری ہوتی، فرماتے: «أَيْنَ أَنَا غَداً؟ أَيْنَ أَنَا غَداً؟» "کل میری باری کس کے ہاں ہوگی؟ کل میری باری کس کے پاس ہوگی؟" اور آپ کا یہ پوچھنا حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے اشتیاق میں ہوتا، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ نے کہا، کہ جب ان کی باری آئی تب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا[3]۔

حضرت عائشہ کا علم

عزیزانِ مَن! حضرت عطاء بن ابی رَباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لوگوں میں سب سے زیادہ ماہر فقیہ، عالمہ اور عمدہ رائے والی تھیں"[4]۔

---

(١) "مُستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ر: ٦٧٢٩، ٧/ ٢٣٩٩.
(٢) المرجع نفسه، ر: ٦٧٤٣، ٧/ ٢٤٠٣.
(٣) "صحيح البخاري" باب فضل عائشة رضي الله تعالى عنها، ر: ٣٧٧٤، صـ٦٣٤.
(٤) "مستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ر: ٦٧٤٨، ٧/ ٢٤٠٥.

امام زُہری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "اگر تمام امّہات المؤمنین کا علم اور تمام عورتوں کا علم جمع کر لیا جائے، تو حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا کا علم اُن میں سب سے زیادہ و عُمدہ ہو گا"[1]۔

حضرت سیّدنا عُروَہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ "میں نے علمِ فقہ، علمِ طِب اور علمِ شاعری میں حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے زیادہ کسی کو ماہر وافضل نہیں پایا"[2]۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! قرآنِ مجید، احادیثِ مبارکہ اور اقوالِ علمائے کرام سے یہ بات ثابت ہوئی، کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تمام اَزواجِ مطہّرات مسلمانوں کی مائیں ہیں، ان کا ذکر ہمیشہ خیر کے ساتھ کرنا ہے، ان کے فضائل ومَناقب بے شمار ہیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنی تمام اَزواج سے محبت فرمایا کرتے، ہر ایک کی دِل جُوئی فرماتے، اور اُمّہات المؤمنین بھی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھا کرتیں، اور یہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے نکاح کی برکت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اَزواج اُمّہات المؤمنین کے عظیم لقب سے نوازی گئیں۔

دعا

اے اللہ! ہمیں امّہات المؤمنین کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما، ان کا ذکر ہمیشہ خیر کے ساتھ کرنے کی توفیق عطا فرما، کسی بے گناہ پر تہمت وِالزام لگانے سے محفوظ فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کُشادہ اور دل نرم فرما، اور ہمیں تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!

---

(١) "الاستيعاب في معرفة الأصحاب" تحت ر: ٤٠٢٩، ٤/ ١٨٨٣.
(٢) المرجع نفسه.

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.